

## مال کے ضائع کرنے اور دوہرا چہرہ رکھنے کے بارے میں

(مَا جَاءَ فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ وَذِي الْوَجْهَيْنِ)

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا وَيَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا: يَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَأَنْ تَنَاصَحُوا مَنْ وُلَّاهُ اللَّهُ أَمْرَكُمْ وَيَسْخَطُ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتوں کو پسند اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے: وہ تمہارے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑو اور تمہارے

معاملات پر اللہ نے جن لوگوں کو مقرر کر دیا ہے، ان کی خیر خواہی کرو۔ وہ تمہارے لیے قیل و قال، مال کو ضائع کرنے اور کثرت سوال کو ناپسند کرتا ہے۔

### وضاحت

’حبل اللہ سے مراد قرآن مجید ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ اور ہمارے درمیان رسی ہے جو تعلق کا ذریعہ ہے۔ اس کو مضبوطی کے ساتھ پکڑنے کے معنی ہیں کہ حق و باطل میں امتیاز کی یہی کسوٹی ہوگی۔ کسی چیز کے حق یا باطل ہونے میں جب بھی کوئی نزاع پیدا ہوگا تو اسی کسوٹی پر پرکھا جائے گا۔ اس کسوٹی پر جو چیز پوری نہ اترے تو نہیں لی جائے گی۔

معاملات پر مامور لوگوں سے مراد حکمران ہیں۔ حکمرانوں کی خیر خواہی کے معنی ہیں کہ آپ ان کو نیک مشورے دیں۔ خوشامد سے انہیں بیوقوف نہ بنائیں اور آسمان پر نہ چڑھائیں، غلط رہنمائی نہ کریں اور ان کی حمایت محض اس لیے نہ کریں کہ ان سے آپ کی کوئی غرض وابستہ ہے۔ یہ چیزیں نصیحت اور خیر خواہی کے بالکل خلاف ہیں۔ جب بھی موقع ملے، ان کو صحیح بات بتانی چاہیے، لیکن ادب اور وقار ملحوظ رکھنا چاہیے۔ ان کو بدنام کرنے اور ذلیل کرنے کے لیے اہل سیاست کے طریقے پر بیان بازی نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیشہ ان کی اصلاح مد نظر رہنی چاہیے، اس لیے کہ آپ کی عزت، آبرو، مال اور جان کی حفاظت ان لوگوں کی ذمہ داری ہے۔

’قیل و قال‘ سے مراد بکواس، مناظرہ بازی، کٹ چتی، مین میکھ نکالنا اور فضول قسم کی کرپزی کرنا ہے۔ مال زندگی کے قیام و بقا کا ذریعہ ہے، اس لیے اپنے مال کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ زیادہ سوال کرنے سے مطلب مانگنا نہیں، بلکہ غیر متعلق اور ناپ سناپ سوال کرنا ہے۔ اس کی ممانعت قرآن مجید میں بھی آئی ہے۔ سوال وہی کرنا چاہیے جو واقعی پیدا ہو، خواہ مخواہ سوالات پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ یہ طرز عمل دین کو یہودیت کا مجموعہ بنا دیتا ہے۔

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هُوَلَاءَ بَوَجْهِهِ، وَهُوَلَاءَ بَوَجْهِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین خلاق

دور خا آدمی ہے، جو ایک کے پاس آئے تو ایک شکل میں آئے اور دوسرے کے پاس جائے تو کچھ اور بن کر جائے۔

### وضاحت

آدمی کو بالکل دو ٹوک ہونا چاہیے۔ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ  
بما شراب خورد و باز اہد نماز کرد  
آدمی کو اس حد تک صاف گو ہونا چاہیے کہ ہر ذہن آدمی اس کے معاملے میں اندازہ کر لے کہ اس کا موقف کیا ہو  
گا اور وہ کیا طریقہ اختیار کرے گا۔ اگر اس سے کوئی بات کہی جائے تو کیا جواب دے گا۔  
(تذبر حدیث ۵۱۶-۵۱۸)

www.al-mawrid.org  
www.javedahmadghamidi.com